السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہمارے ہاں ایک رواج یہ ہوچلا ہے کہ بعض لوگ حلقہ بنالیتے ہیں اور وسط میں سفید رومال رکھ لیتے ہیں۔ پھر وہ لاالہ اللہ کہتے، استغفار کرتے اور نبی ﷺ پر دورد بھیجتے ہیں ان کے بارے میں کیا حکم ہے۔ ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

یہ رواج بدعت ہے جسے نہ مصطفی علیہ الصلاۃ والسلام نے اور نہ سلف صالحین نے کیا اور نہ اس کا حکم دیا نہ ہی اسے برقرار رکھا۔ لہٰذا یہ بدعت ہوئی۔ جسے چھوڑنا ضروری ہے کیونکہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے:

((مَن أَحدثَ في أَمرِنا ما لَيسَ مِنه فهُورَدٌّ))

''جس نے ہمارے اس امر (شریعت) میں کوئی نئی بات پیدا کی جو پہلے اس میں نے تھی، وہ مردود ہے''

نیز آپ ﷺ نے خطبہ جمعہ میں فرمایا:

امابعد! بہتر حدیث اللہ کی کتاب ہے اور بہتر راہ ہدایت محمد ﷺ کی راہ ہے اور سب سے برے کام وہ ہے جو نئے بنالئے جائیں اور ہر بدعت گمراہی ہے۔

سے روایت کیا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کے عہد میں بھی ایک ایسا واقعہ ہوا۔ انہوں نے کچھ لوگوں کو دیکھا کہ وہ حلقہ C اسے امام مسلم نے اپنی صحیح میں روایت کیا اور پہلی حدیث کو شیخین نے حضرت عائشہ باندھے ہوئے ہیں ان میں سے ایک کہتا ہے کہ سوبار سبحان اللہ کہو... سوبار لاالہ الا اللہ کہو... وغیرہ وغیرہ۔ تو آپ نے ان پر گرفت کرتے ہوئے فرمایا: شاید تو لوگ محمد ﷺ کی ملت سے زیادہ ہدایت یافتہ ملت ہو۔ یا پھر گمراہی کا دروازہ کھول رہے ہو۔ وہ کہنے لگے۔ اے ابو عبدالرحمن! ہمارا اس سے بھلائی کے علاوہ کچھ اور ارادہ نہیں تھا۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کتنے ہی لوگ ایسے ہوتے ہیں جو بھلائی کا ارادہ رکھتے ہیں لیکن وہ انہیں ملتی نہیں۔

جوکچھ ہم نے ذکر کیا اسے سائل اور دوسرے لوگ جانتے ہیں کہ یہ اور اس سے ملتے جلتے اعمال دین میں نئی نئی بدعات ہیں۔ مسلم کے لیے مشروع یہی بات ہے کہ وہ خود ہی سبحان اللہ، الحمد اللہ اور لاالہ الا اللہ کہے اور اس کے لیے نہ حلقے بنائے اور نہ کوئی دوسری کیفیت، جسے اللہ نے مشروع نہیں کیا۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ایسی بات کی توفیق دے جس میں اس کی رضا ہے اور شریعت مطہرہ کی موافقت عطا فرمائے۔ بلاشبہ وہی بہتر ہے جس سے سوال کیا جاتا ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ دارالسلام

ج 1

محدث فتویٰ